50305 ـ بیوی کو " تم میری ماں جیسی ہو " کہہ دیا

سوال

ایك بیوی کو اس کے خاوند نے کہہ دیا کہ: تم میرے لیے میری ماں اور بہن جیسی ہو، تو کیا یہ طلاق شمار ہو گی یا کہ اس کا کوئی کفارہ ہے، اور اس کا کفارہ کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

یہ الفاظ طلاق شمار نہیں ہوتے، بلکہ یہ ظہار کے وہ الفاظ ہیں جو صریح الفاظ میں شامل نہیں، بلکہ اس سے ظہار وغیرہ کا احتمال ہوتا ہے.

دوم:

ان الفاظ کا حکم یہ ہے کہ اس میں متکلم (یعنی کلام کرنے والے خاوند) کی نیت اور اس پر دلالت کرنے والے قرائن کو دیکھا جائیگا.

رہی نیت؛ تو ہو سکتا ہے خاوند کی اس کلام کا مقصد یہ ہو کہ وہ اس پر اس کی ماں کی طرح حرام ہے، تو اس طرح یہ ظہار ہو گا.

اور ہو سکتا ہے کہ اس نے اس کا مقصد یہ ہو کہ اس کی عزت و اکرام اور محبت میں ماں کی طرح ہے تو اس طرح یہ ظہار نہیں ہوگا، اور نہ ہی اس پر کچھ مرتب ہوتا ہے.

رہا قرینہ؛ تو کلام کا سیاق و سباق اور حادثہ جس میں خاوند نے اس سے ظہار کا ارادہ کیا دلالت کرتا ہے تو اس طرح یہ ظہار ہوگا، قرینہ کی مثال یہ ہے کہ: اگر خاوند اور بیوی کا آپس میں جھگڑا اور توتکار ہو جائے تو خاوند نے اسی دوران بیوی سے یہ کہا کہ: تو مجھ پر میری ماہ کی طرح ہے، تو اس کلام کے سیاق سے ظاہر یہی ہوتا ہے کہ اس نے ظہار کا ارادہ کیا ہے تو اس طرح ظہار ہوگا.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ایك شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ: تو مجھ پر میری ماں اور بہن کی طرح ہے تو اس کا حکم کیا ہو گا ؟

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" اگر اس کا مقصود یہ تھا کہ عزت و اکرام کے اعتبار سے تو مجھ پر میری ماں اور بہن کی طرح ہے، تو اس پر کچھ نہیں، اور اگر اس کا مقصد ماں اور بہن کو نکاح کے اعتبار سے تشبیہ دینے کا ہو تو یہ ظہار ہے اس لیے اس کے ذمہ وہ کچھ ہو گا جو ظہار کرنے والے کے ذمہ ہوتا ہے، اور اگر وہ اس کو رکھنا چاہے تو ظہار کا کفارہ دیے بغیر اس کے قریب نہیں جا سکتا " اھـ

دیکھیں: مجموع الفتاوی الکبری ابن تیمیہ (34 / 5).

اور ایك دوسری جگہ پر یہ کہتے ہیں:

" اور اگر اس نے یہ چاہا کہ وہ میرے نزدیك میری ماں کی طرح ہے، یعنی اس سے ہم بستری کرنے اور اس سے استمتاع کرنے میں ماں کی طرح ہے یا وہ کچھ جو ماں کی حرمت ہوتی ہے تو وہ ماں کی طرح ہی ہے وہ اس سے استمتاع حاصل نہیں کر سکتا، تو یہ ظہار ہے اس پر وہی کچھ واجب ہو گا جو ظہار کرنے والے پر ہوتا ہے.

وہ اس کے لیے کفارہ دینے سے قبل حلال نہیں ہوگی، یا تو وہ ایك غلام آزاد کرے، اور اگر غلام نہ پا سکے تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے گا. اھـ

دیکھیں: مجموع الفتاوی ابن تیمیہ (34 / 7).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور اگر اس نے یہ کہا کہ: تو مجھ پر میری ماں جیسی ہے، یا میری ماں کی طرح ہے، اور اس سے ظہار کی نیت کی تو عام علماء کی نظر میں یہ ظہار ہو گا، جن میں ابو حنیفہ، اور صاحبین، اور امام شافعی، اسحاق رحمہم اللہ شامل ہیں.

اور اگر اس سے عزت و توقیر اور ا کرام کی نیت کی، یا پھر یہ کہ وہ بڑی ہونے کے اعتبار سے ماں کی طرح، یا صفت کے اعتبار سے ماں کی طرح کی نیت کی تو یہ ظہار نہیں ہوگا، اور اس میں اس کی نیت کا اعتبار کیا جائیگا " اھـ

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (11 / 60).

یعنی اس میں نیت کی تحدید کے لیے خاوند کی طرف رجوع کیا جائیگا کہ اس نے کیا نیت کی تھی، کسی اور کی طرف

رجوع نہیں ہو گا.

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ہے:

" اگر خاوند اپنی بیوی کو یہ کہے: میں تیرا بھائی ہو، یا تو میری بہن ہے، یا تو میری ماں ہے، یا ماں کی طرح ہے، یا تو میرے لیے میری ماں جیسی ہے، یا میری بہن جیسی ہے، تو اگر خاوند نے اس سے یہ مراد لیا کہ وہ عزت و تکریم اور صلہ رحمی اور احترام میں ماں یا بہن جیسی ہے، یا اس کی کوئی نیت ہی نہ ہو اور نہ ہی کوئی ایسا قرینہ ہو جو ظہار پر دلالت کرتا ہو تو اس سے ظہار نہیں ہوگا، اور نہ ہی اس پر کچھ لازم آتا ہے.

لیکن اگر اس نے ان کلمات سے ظہار مراد لیا ہو، یا پھر اس پرکوئی قرینہ دلالت کرتا ہو، مثلا یہ کلمات غضب کی حالت میں، یا پھر اسے بطور دھمکی کہے گئے ہوں، اور یہ حرام ہے، اس پر توبہ کرنا لازم ہے، اور بیوی سے تعلقات قائم کرنے سے قبل کفار ادا کرنا لازم ہے، یعنی ایك غلام آزاد کرنا، اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنا، اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہو گا. اھـ

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (20 / 274).

خلاصہ یہ ہوا کہ:

جب خاوند اس کلام سے ظہار کا ارادہ کرے، یا پھر اس پر کوئی قرینہ دلالت کرتا ہو تو یہ ظہار ہوگا، اور اس کے علاوہ باقی حالتوں میں ظہار نہیں، اور نہ ہی اس کے نتیجہ میں کچھ لازم آتا ہے.

سوم:

ظہار کرنا حرام ہے، اللہ سبحانہ وتعالی نے اسے منکر اور قول زور سے تعبیر کیا ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

جو لوگ تم میں سے اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں وہ در اصل ان کی مائیں نہیں، بلکہ ان کی مائیں تو وہ ہی ہیں جنہوں نے انہیں جنم دیا ہے، اور یقینا یہ لوگ بری بات اور جھوٹ کہتے ہیں المجادلۃ (2).

اس لیے جو شخص بھی اپنی بیوی سے ظہار کرے اسے کفارہ کے ساتھ ساتھ اللہ تعالی سے توبہ کرنی چاہیے.

چہارم:

جب خاوند بیوی کو رکھنا چاہے اور اسے طلاق نہ دے تو بیوی سے ظہار کرنے والے خاوند پر کفارہ واجب ہوتا ہے، اور کفارہ ادا کرنے سے قبل اپنی بیوی سے جماع کرنا حلال نہیں، اور کفارہ یہ ہے کہ یا تو ایك غلام آزاد کیا

جائے، اور اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے، اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے، اس کی دلیل درج ذیل آیت ہے:

فرمان باری تعالی ہے:

اور جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کریں اور پھر اپنی کہی ہوئی بات سے رجوع کر لیں تو ان کے ذمہ آپس میں ایك دوسرے کو ہاتھ لگانے سے قبل (تعلقات قائم کرنے سے قبل) ایك غلام آزاد کرنا ہے، اس کے ذریعہ تمہیں نصیحت کی جاتی ہے، اور اللہ تعالی تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہے ہاں جو شخص نہ پائے تو اس کے ذمہ دو مہینوں کے مسلسل روزے رکھنا ہیں اس سے قبل کہ وہ آپس میں ایك دوسرے کو ہاتھ لگائیں (تعلقات قائم کریں) اور جو شخص اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے، یہ اس لیے کہ تم اللہ تعالی اور اس کے رسول پر ایمان لا کر اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرو، اور یہ اللہ تعالی کی مقرر کردہ حدود ہیں، اور کفار کے لیے المناك عذاب ہے المجادلۃ (3 ـ 4).

واللہ اعلم .